



۵۷۳  
۴۶۳

الْحَيَاءُ قَوْمٌ

مُعَلِّمُ الْعِلْمِ

ایک ماہوار علمی رسالہ

جو

فیروز شاہ گرامر اسکول سلطان العلوم ہفت روزہ نظام خدایت ملکہ

(پتہ لاہور)

شائع کیا جائے گا

۸۰۶۲

مطبعہ مطبوعہ لاہور

# ضوابط

- (۱) یہ رسالہ ہمارا شائع کیا جاتا ہے (۲) قیمت سالانہ پیشگی (دسے) اور نین ماضیہ کے رسالوں کی قیمت فی جلد (دسے) لیکن بعض نقصانے چند سال - کو غنٹہ سے (المصنف) مع اخراجات محمولہ لٹاک سٹریٹنگ آف پوسٹنگ یعنی حوالگی بٹ پیہ خانہ مجاریہ لی جاتی ہے (۳) متفرق نمبرات کی قیمت مستقل مشتریان رسالہ سے فی نمبر (۸) اور غیر مستقل مشتریان رسالہ سے فی نمبر (۱۲) لی جائیگی بشرطیکہ زاید نمبرات دفتر میں موجود ہوں (۴) بجز سالانہ اشتراکات سب ماہی یا سہ ماہی کے لیے کوئی درخواست خریدی رسالہ منظور نہیں کی جائیگی (۵) درخواست خریدی میں نام و پتہ کامل اور واضح خط و تحریر طہ خانہ کا نام بصراحت تعلقہ و ضلع وغیرہ خوشخط درج کرنا چاہیے (۶) جواب طلب تحریرات کیلئے آدہ آنہ کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ بھیجنا لازم ہے (۷) بزرگ خط یا بزرگ پوسٹ کارڈ قبول نہیں کیا جائیگا اور جتنے اوسے دفتر سے بھی کوئی بزرگ خط یا پوسٹ کارڈ نہیں روانہ کیا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لیے اپنے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی طہ خانہ سے بندوبست کر لیا جائے اگر تین یا تین ماہ سے زائد عرصہ کے لیے اپنا پتہ تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو اطلاع دی جائے (۸) منی آرڈر روانہ کرتے وقت کوپن یعنی نمبر منی آرڈر پر صاف نام پورا پتہ رقم اور نمبر خریدی رسالہ (اگر ہو تو) ضرور درج کیا جائے (۹) تمام خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام اڈیٹر صاحب رسالہ معلم العلوم کی جائے (۱۰) اگر رسالہ کا کوئی نمبر گم یا تلف ہو جائے یا نہ پہنچے تو روانگی رسالہ کے متعلق پوسٹل سٹریٹنگ نہ ہوگا اور اشاعت کے اندر عدم رسی کی اطلاع وصول ہوگی تو رسالہ بلا قیمت روانہ کیا جائیگا۔ پس جن صاحبوں کو جن رسالہ کی عدم دستیاب کی شکایت ہو تو ان کو چاہیے کہ طہ خانہ متعلقہ سے اس نمبر کو بہ تقاضہ وصول کر لیا کریں۔ اس لیے کہ رسالہ ہمیشہ بذریعہ سٹریٹنگ آف پوسٹنگ روانہ کیا جاتا ہے۔ (۱۱) مندرجہ بالا ضوابط کی عدم تعمیل کی حالت میں دفتر نا جوابی سے معذور ہوگا اور اس وجہ سے اگر کوئی نمبر یا نمبرات ضائع ہو جائیں۔ یا آنکھ اور کوئی اختلافات وغیرہ واقع ہو جائیں گے تو ان کے لیے دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔ (یہ منجر)

بابتہ ماہ اسفندار ۱۳۳۳ھ

رسالہ معلم العلوم

LONG ESTATE LIBRARY  
Central Section  
PRINTED BY  
۷۸۱۳  
No

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مُعَلِّمُ الْعُلُومِ

تفتیش  
۱۹۵۹

ایک ماہوار علمی رسالہ

جلد ( ۱ ) بابتہ ماہ اسفندار ۱۳۳۳ھ نمبر ( ۴ )

## ادبیات

خدا پرست خوش اخلاق اور بلند نگاہ  
تھاری عزت و حرمت کا کس طرح جہان  
کہ ان کے پاس ہے ملک مال گنج و سیاہ  
انہی کے زیر نگین ہے ہر اک سفید سیاہ  
زبان خلق سے بیماخہ نکلتی ہے آہ  
کہا انہوں نے کہ ہاں لا الہ الا اللہ

سنا کہ چند مسلمان جمع تھے یکجا  
کہا کسی نے یہ ان سے کہ یہ تو بتاؤ  
نظر کرو طرف اقتدار اہل فرنگ  
انہی کا سکہ ہے جاری یہاں کرنٹ  
کلیں بنائی ہیں وہ وہ کہ دکھ کر جنکو  
تھارے پاس بھی ہے کچھ جیبہ تھوڑا

## فلسفی

لا الہ الا اللہ کہہ کے پیغمبر بھی چپ  
ایسے ایسے چپ ہیں یہ ہوتا نہیں ہے چپ

جلوہ ارض سما دکھلا کے ہے نیچے چپ  
بحث ایسی ذات میں کیوں کر رہا کھٹکی

پروانہ

جان دینے کو ہوں موجود کوئی بات تو ہو

ہوں میں پھر وہ نہ گرشع تو ہوتا تو ہو

## عالم خورشیدی

مجلس میں خیال بادہ نوشی پایا  
مسجد میں اگرچہ امن تھا اے اکبر  
کلمت میں سر سخن فراموشی پایا  
لیکن اکبر عالم نوشی ... پایا

## حسن بے بنیاد باشد عشق بے بنیاد نیست

خاک سے جنوں کی جا پوچھا کسی نے سخن  
تھر کے ہند کی ساتھی راہ گنج کے منہ سخن  
یاد لی اب بھی کچھ باقی ہے تجھے ازخستہ تن  
شور بلبلی کم نہ کرود گرد و گل از چین  
حسن بے بنیاد باشد عشق بے بنیاد نیست

## مسلمان ہیں کہاں

وہ نیم تن وہ صبر وہ ایمان ہیں کہاں  
اک غل چھا ہوا ہے کہ مسلم ہیں خستہ حال  
حسن و عمل کے دلیس وہ ارمان ہیں کہاں  
پوچھے ذرا کوئی تو مسلمان ہیں کہاں

## گر جا اور مسجد

ترکیب تو دیکھو زبانی کے چلن کی  
گر جا بس تو کر نیل و کشر بھی ہیں موجود  
افسوس کہ اس سے کوئی واقف بھی نہیں  
مسجد میں کوئی ڈپٹی و منصف بھی نہیں

## یو۔ پی۔ کاتری رگوں میں کچن خون بھی ہے

چند کہ کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے  
ایمان میں یہ ہے جسے پوچھا ہوں ہندی  
بنگلہ بھی ہے یاٹ بھی ہے صابون بھی ہے  
یو۔ پی۔ کاتری رگوں میں کچن خون بھی ہے

## جو تہ چل گیا

میرے منصوبے ترقی کے ٹوٹے ٹال  
بوٹے ڈاسن نے بنایا میں تو اک مضرب لہا  
بیج جو یورپ نے بویا وہ اگا اور بھل گیا  
ملک میں دشمنوں نے بچھا ملا جو تہ چل گیا

## یا خدا

ایسا تو خدا دلور یہ ملیر کہ صرٹ یا خدا زینے  
معا کر یہ خیال آئے اندر واپس تو کیا کرے

# وینیات

ب سلسلہ اشاعت گزشتہ

سہ ماہیت ممتاز

(اس نیا کی کوئی چیز لذت سے خالی نہیں)

انسان کے لیے جس قدر اشیاء بنائی گئی ہیں، ان میں سے کسی نہ کسی قسم کی لذت اللہ تعالیٰ نے رکھ دی ہے جو انسان کو اپنی طرف متوجہ کرانے کا باعث ہوتی ہے۔ دیکھو! اناج اور تمام خوردنی و نوشیدنی اشیاء انسان کے لیے پیدا کی ہیں تو کیا وہ ان سے ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ پھر کیا اس مرغے اور ذائقہ کے احساس کے لیے منہ میں زبان ضرور نہیں؟ کیا وہ خوبصورت اشیاء کو دیکھ کر حلاوت ہوں یا نباتات حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا؟ کیا دلخوش کن اور شہلی آوازوں سے اس کے کان محفوظ نہیں ہوتے؟ ہوتے ہیں اور ضرور مہلتے ہیں۔ اسی طرح عورت اور مرد کے تعلقات کی علت غائی کو مد نظر رکھ کر ایک کو دوسرے کی طرف رغبت دلائی اور ان کے باہمی تعلقات ایک منظم بھی رکھ دیا۔

اسی طرح انسان چونکہ عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اس لیے اس میں بھی حفظ اور سرور رکھا گیا ہے۔ اور چونکہ یہ فانیہ و مادی ہے، اس لیے دنیا کی تمام چیزوں کی لذتیں فانی اور عارضی ہیں۔ اگرچہ یہ لذتیں عارضی ہیں، مگر چونکہ انسان جو مستقل اور ابدی ہے، اس کے ماضی کر کے جو لذتیں کوئی شے عارضی کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ عورت اور مرد کا باہمی تعلق ہے۔

مجموعہ ویتا ور پوسٹل سلسلہ

جب تک عورت و مرد کے تعلقات میں دنیاوی لذتیں ہی رہیں، تو یہ تعلقات عارضی و مادی ہوں گے۔ انسانی نظام معاشرت ایسی رہنا چاہیے کہ انسان کو کسی قسم کا عارضی و مادی لذت نہ ملے، بلکہ جاتا ہے اس کے لیے جب تک عورت ویتا اور پوسٹل سلسلہ کے ساتھ رہے، تو وہ ان نقصان دہ چیزوں سے محفوظ رہے گا۔

صوفی کہتے ہیں کہ جو خدا سے عشق میں موجود ہے ساری عمریں ایک بار ہی گزرتی ہیں تو وہ اسی میں فنا ہو جاتا ہے لیکن ایک عالم اس لذت سے نا آشنا اور بے خبر ہے یہی وجہ ہے کہ غاروں میں بیٹلی اور بے رشتہ پیدا ہو رہی ہے۔

### ذوقِ نماز کے حصول کا طریق

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب کہ غفلت اور سستی غاروں میں ہو رہی ہے اور اسکی وجہ نماز کا بے ذوقی ہے تو وہ ذوق کیونکر پیدا ہو جو انسان کو حضورِ اکرمؐ میں سچا نیاز مندانہ اور متفویع بنائے۔

اس سوال کا جواب کچھ بھی مشکل نہیں البتہ اس میں غور کرنے کی ضرورت ہے، دیکھو ایک لشکرِ باندہ و شوالی انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ کیا کرتا ہے وہ بچے در بچے پتیا جاتا ہے پہلے لگتا کہ اُسکو ایک حتم کا نشہ آ جاتا ہے۔ والٹمنڈ اور نیک انسان اس سے فائدہ اٹھا لیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ نماز میں بے ذوقی کا شکار بھی نماز میں آجیٹکس ہے اسی بے ذوقی سے ذوق پیدا ہو جاتا ہے۔

حضورِ مہمیںؐ کا طریق یہی ہے کہ نماز میں اپنے لئے دعا کرتے ہیں اور برسرِ غر اور بے خیالی نماز پڑھتے ہیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو توجہ سے ادا کریں اور اگر توجہ پیدا نہ ہو پانچوں اوقات میں ہر ایک نماز میں نماز کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور میں یہ دعا کریں کہ اے خدا کے قادر و الجلال میں گناہگار ہوں اور گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اس قدر اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز محال نہیں ہو سکتا تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش، اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اپنا خوف، اور اپنی محبت بھجھا دے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر نماز میں حضورِ مہمیںؐ آئے اور یہ دعا صرف ایک تہذیب و عتق نہیں بلکہ پورے صبر اور پوری استقامت سے اس دعا کو پانچوں نمازوں میں نیز تہجد کی نماز میں کیا کریں اور بہت بہت خدا تعالیٰ کو اپنے گناہوں کی معافی چاہیں کیونکہ گناہوں کے باعث دل سخت ہو جاتا ہے۔ ایسا کر گئے تو ایک وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا اور مقصد حاصل ہو جائے گا کہ جو بچے کا بچہ موت یا دنگن آئندہ زندگی کے دن غور سے بنائیں یہ طریق حضورؐ کا ہے۔

# مذکرہ علمیہ

سلسلہ اشاعت گذشتہ

حدیث کی ابتدائی تقیم صرف تین صورتوں پر ہے۔  
 (۱) صحیح جسکے تمام راوی عادل و ضابطہ ہوں۔ سلسلہ سند آخر تک متصل ہو۔  
 روایت میں کوئی شاذ بات نہ ہو اور نہ کسی علت کا شبہ ہو۔ اس درجہ میں زیادہ قابل  
 اعتماد وہ حدیثیں ہیں جو کسی مشہور صحابی نے روایت کی ہوں۔  
 دس ہزار صحیح حدیثیں موجود ہیں اس میں شرط یہ ہے کہ کم از کم دو نہایت قابل اطمینان راوی  
 آخر تک سلسلہ سلسلہ روایت میں شریک ہوں۔ اس طرز کی دس ہزار حدیثیں موجود ہیں۔  
 (مقدمہ نوادی صفحہ ۴۴ اسطر آخر و صفحہ ۵ اسطر اول (طبع دہلی)

(۲) حسن۔ ترمذی۔ کی رائے میں حسن وہ حدیثیں ہیں جنہیں کوئی شاذ بات نہ ہو  
 کئی طریقوں سے مروی ہوں۔ سند میں کوئی ایسا شخص نہ ہو جسپر کوئی تہمت یا الزام عائد  
 ہوتا ہو۔

(۳) ضعیف۔ جو حدیث صحیح یا حسن نہ ہو وہ ضعیف ہے اور اس سے استدلال  
 کرنا ضعیف اور کمزوری سے خالی نہیں۔ موضوع۔ مقلوب۔ شاذ۔ منکر۔ محلل۔ مضطر۔ رفع  
 اسی شان سے وابستہ ہیں۔ کس قسم کی مسلم حدیثیں شرعی دلیل ہو سکتی ہیں؟ اس میں اختلاف ہے  
 صحیح فیصلہ یہ ہے کہ۔

(۱) خبر واحد۔ یعنی صرف ایک شخص کا بیان قطعی و ثوق اور یقین کے لیے کافی نہیں ہے  
 (۲) جو واقعات دن رات پیش آیا کرتے ہیں۔ اُن کے متعلق اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے کوئی ایسی روایت منقول ہو جو "اعاد" کے درجہ سے نہ ٹپے تو مشکوک سمجھی جاوے گی۔  
 اس لیے کہ جو باتیں تمام لوگوں کو پیش آیا کرتی تھیں اُن کے متعلق آنحضرت نے جو ہدایت  
 کی ہوگی اسکی ضرورت سب سے متعلق تھی۔ صرف ایک شخص کا اسکو روایت کرنا قابل  
 حُتاف ہے۔

(۳) جس حدیث کے راوی فقید نہ ہوں اور خلاف قیاس ہو وہ قابلِ حجت نہیں ہے



(۴) حدیث متواتر سے فرضیت ثابت ہوتی ہے اور شیعہوں سے وہ احکام جو قرآن میں مطلق مذکور ہیں ان کی قید معلوم ہو سکتی ہے۔

یورپ کا فلسفہ تاریخی یورپ کے فلسفہ تاریخ میں یہ مشروط نہیں ہے کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہو اور اسلام کی حدیثیں اسکی کوئی بات نہ مانی جائے۔ اس لئے کہ جھوٹے کے لئے ہر بات میں جھوٹا ہونا ضروری نہیں ہے۔ اہل عرب بھی اس بار سے واقف تھے ان میں شل مشہور تھی کہ الکذاب قد یصدق۔ کبھی جھوٹے کی بات بھی سچ ہوتی ہے۔ لیکن حدیث میں انہوں نے سخت احتیاط کی اور قاعدہ مقرر کر دیا کہ

نامقبول حدیثیں (۱) جو شخص جھوٹ بولتا ہو (۲) یا جعلی حدیث بنائے گا اس پر

شبیہ ہو (۳) یا وہ ثقہ و معتد ہی کیوں نہ ہو مگر وہم اس کے مزاج پر غالب ہوگا (۴) یا باوجود ثقاہت کے روایت کرنے یا حدیث کے مطلب سمجھنے میں غلطی کرتا ہو (۵) یا جنتی ہو۔ (۶) یا روایت کے الفاظ و معانی میں تحریف کرتا ہو۔ (۷) یا اس میں کوئی عیب ہے نہ ہو مگر غیر معروف شخص ہو اور ایسی حدیث روایت کر رہا ہو جو اسی شخص سے مخصوص ہو اور کسی دوسرے نے اسکی روایت نہ کی ہو۔ ان سب لوگوں کی حدیثیں نامقبول ہیں

اور ان سے استدلال درست نہیں (مقدمہ نوادی صفحہ ۱۵۰ سطر ۷-۸-۹)۔

رد و قبول کی شرطیں جو حدیث خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مرفوع ہے

مگر صحابہ کے اس کہنے سے کہ ”ہم لوگ یہ بات کہا کرتے تھے“ یا ”یہ کام کیا کرتے تھے“

یا ”لوگ کہتے ہیں“ یا ”یہ کام کرتے ہیں“ یا ”ہمارے نزدیک فلاں امر میں مضائقہ نہ تھا

یا لوگ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے“ حدیث مرفوع نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اسکو موقوف سمجھنا چاہیے۔

اور صحابی کے اس کہنے سے یہ مفہوم نہ ہوگا کہ اس زمانہ میں سب لوگوں کا یہی طریق تھا۔

البتہ اگر صاف الفاظ میں مذکور ہو کہ صحابہ کا اس امر پر اجماع تھا تو اس کے ماننے میں عذر نہ ہوگا۔ لیکن اس اجماع کی روایت بھی اگر ایک ہی شخص سے ہو تو بھی

اختلاف سے خالی نہیں صحابہ کے تمام اقوال جو عام شہرت کی حد تک نہ ہو چکے ہوں

ان کی نسبت صحیح فیصلہ یہ ہے کہ شرعی دلیل نہیں ہو سکتے (باقی آئندہ)

طایر

(بسیار اشاعت گزشتہ)

طب عرب پر بغدادیوں کا بھی احسان ہے۔ وہ خود طبیب تھا اُس کے بیٹے حکم بن خن کے بند کرنے میں جس محرکہ کا اچھا کیل ہے وہ بیون الانباء میں دیکھنے کے قابل ہے۔ عیسیٰ بن حکم کا تذکرہ بھی اس ضمن میں کرنا تھا۔ اُسکی کتاب منافع الحيوان سفارش کر رہی ہے۔ مگر وہ عباسی عہد کا طبیب ہے اور ہم ابھی ابتدائی منزلوں سے آگے نہیں گئے۔

بصرے کا طبیب ماسر جو یہ تھا تو یہودی نگہ عرب میں عجیب طبیب کے رواج کا وہی بانی ہے۔ اُس نے بڑی عمر پائی ہے۔ بنی اُمیہ کا پورا دور حکومت قریب قریب اُس کے دور ہو کر گزرا ہے۔ بنی عباس کے عہد میں ہارون الرشید کے عہد تک اُس کے واقعات ملتے ہیں۔ اُسکی کنیت ابو مہتھی اور ابو نواس نے اپنے قصیدے میں اسی نام سے اُس کا تذکرہ کیا ہے۔ حکیم اہرن کی کتاب الطب سریانی زبان سے اسی نے عربی میں ترجمہ کی۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ ترجمہ کیوں ہوا۔ اور کس کی حکومت میں ہوا۔ تاہم کیا عجب ہے کہ بنی امیہ کے شروع زمانے کا یہ واقعہ ہو۔ علامہ ابن الجہل کہتے ہیں:-

ان ما سر حجية كان في ايام بني امية  
واقه كتم في الدولة المرائية فغير  
كتب باحثين اعين الى العربية وبعث  
عليه علي بن ابي حمزة رحمه الله في خلافة  
الكتب فامر باخراجه ووضع في  
مسألة و استقر الله في ايام  
الى المسلمين لا انتفاع به فالتزم  
له في ذلك ابراهيم بن مياح  
اخبر به الى الناس شبه في اليوم

۱۔ اس وجہ سے نبی امیہ کے زمانہ میں قحار والی  
سلطنت ہلالہ بن اعین کی کنیا کے ترجمہ کا  
اُسی کے سپرد تھا۔ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے کھانا  
میں اس ترجمہ کو رکھا جو اپایا حکم دیا کہ کھا کر ان کی  
جانناز کے پیچھے رکھ دیا جا۔ غلامے استخارہ کرتے تھے  
کہ مسلمانوں کو فائدہ پہونچانے کے لیے آیا اس کتاب کو  
کھانا چاہیے؟ جب کہ ایس دن استخارہ کے پورے  
ہو چکے تو کتاب نکالی اور پھر اس کتاب کی  
عناصم اشاعت کی۔

(عین سفر ۱۹۳۰-۱۹۳۱) محمدی زیدان نے اس واقعہ کی بنا پر طعن کیا ہے کہ صدر اول کے مسلمان چونکہ قرآن مجید کے علاوہ اور کسی چیز کی تعلیم کو حرام سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے عمر بن عبدالعزیز کو کتاب کی اشاعت میں تردد تھا۔ لیکن یہ غلطی ہے۔ طب عجم سے اس وقت تک اہل عرب واقف تھے۔ عربی فتوحات کا سلسلہ جاری تھا اندیشہ تھا کہ ممکن ہے دنیاوی اغراض کی بنا پر اس کتاب میں علاج کے ایسے طریقے لکھ دیے ہوں کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچے۔ تردد کی صرف یہی وجہ تھی۔ حنین بن اسحاق العبادی کو خلیفہ مامون الرشید نے اسی لیے قید کیا تھا اور اچھی طرح اطمینان کر لینے کے بعد رہائی دی تھی۔ طبقات اطباء جلد (۱) صفحہ ۱۸۷/۱۸۸-)

اس واقعہ سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں:-

(۱) علوم و فنون کے ترجمہ و تالیف کا کام مروانی سلطنت کے زمانے ہی میں شروع ہو چکا تھا۔ عباسی عہد کی اس میں خصوصیت نہیں ہے۔ عام موزین کی رائے میں خلیفہ منصور عباسی کے عہد میں ترجمہ کی ابتدا ہوئی تھی۔ مگر یہ غلط ہے۔ منصور کا عہد صرف ترجمہ کی کثرت کی وجہ سے مشہور ہے۔

(۲) اس عہد میں کتب خانے بھی قائم ہو چکے تھے۔

(۳) یہ ترجمہ غالباً پہلا طبی ترجمہ تھا۔ مسلمان اس وقت تک عجمی طب سے واقف نہیں ہوئے تھے اور یہی وجہ ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کو اس کتاب کی اشاعت میں تردد تھا جو چالیس دن کی غور و فکر کے بعد رفع ہوا۔

ہاں ہم عرب کا اصلی تمدن چونکہ مدت ہوئی مٹ چکا تھا اور جاہلیت کی جگہ لے رکھی تھی اس لیے طب کا دامن اس جاہلانہ رنگ سے کیوں کر رنگین نہ ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عہد قدیم میں طب عرب نے بے نظیر ترقی حاصل کر لی تھی کہ زوال تمدن پر بھی اس کے آثار باقی رہے۔ ایک طرف تو یہ طب گزشتہ عہد کی مذاقت یا دد لار ہا تھا اور دوسری طرف خرافات کا مجموعہ بنا ہوا تھا۔ برمرض کے لیے دیوتا تھے۔ بخار کی دیوی کا نام اترم نام تھا۔ تعجب ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی بخار کا منتر القول الجلیل لیں نقل کر دیا ہے۔ جس کا جاہلیت میں بڑا سواج تھا (باقی آئندہ)

# معلومات

نیلا تھو تھا۔ ایک قسم کا نیلا پتھر سو تیسے یہ تانبے کا قابل قدر نمک کہ قدیم ہندو کیمیا ساز اسکو تیار کرنا جانتے تھے۔ تانبے کی خام دھات پانی ریشہ کو ٹھوس اور جلی ہوئی دھات کو پانی میں گھلا کر محلول کو بھاپ بنا کر اڑانے سے اسکی ڈلیاں نکلتی ہیں۔ مغرب میں سب سے پہلے وان جھوٹ نے ۱۶۴۴ء میں تیار کیا اس نے تانبا اور گندھک کو ملا کر جلایا اور مرکب کو بایش کے پانی میں حل کیا چار سال بعد ۱۶۴۸ء میں گلاب نے تجربے ثابت کیا کہ یہ نمک تانبے کو گندھک تیار کے ساتھ تپانے سے تیار کیا جاسکتا ہے۔ نیلا تھو تھا تانبے کی کانوں کے فضل میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہندو فن طبابت میں اس کا تذکرہ ہے یہ زمانہ دراز تک ہیرا کش خیال کیا جاتا تھا کیونکہ دونوں نمک کانوں کے پانی میں قلعیں باندھے ہیں زمانہ قدیم کے کیمیا گروں نے بھی اپنی مطلب بر آری کے لئے اس کا تجربہ کیا ان کا خیال تھا کہ اس میں سنگ پارس کا اعلیٰ جزو ہے۔ غرض کہ زمانہ حال میں یہ نمک تانبے کی مختلف کچی دھاتوں سے نکالا جاتا ہے۔

۱۔ سکرین۔ مصنوعی شکر کا کیمیا کی نام ہے۔ اسکی ایجاد کا سہرا امریکا کے سر ہے۔ یہ تارکول سے نکلتی ہے اسکو بنزو و سلفینڈ بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک قلم دار سفوف کی شکل میں فروخت ہوتی ہے۔ رنگ نہیں ہوتا لیکن اس میں مٹاس پیدا ہوتی ہے۔ شکر سے پانچ سو پچاس گنا زیادہ میٹھی ہوتی ہے۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ خمیر پیدا نہیں ہونے دیتی۔

۲۔ پٹرول۔ مخی اور کیرٹروں سے بچاتا ہے۔ ربہ آواز کو فنا کرتا ہے۔ تمام کلو پھیلوں میں آواز بند کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اسکی رکابیاں بھی بن سکتی ہیں۔

۳۔ پٹرول۔ پٹرول (موٹر کائل) نکلتا ہے کوئلہ میں اسی سے موٹر چلاتے ہیں۔ (مترجم جناب سید برہان الدین صاحب مدظلہ العالی)

# تجارت

## علم از بحث و مال از تجارت می فراہد

(۱) تجارت کے معنی بیچ کیوں پار کرنا اور ایک جگہ کی چیزیں دوسری جگہ لیجا کر بیچنے کو کہتے ہیں تجارت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے ہی ملک کی چیزیں خریدیں اور اپنے ہی ملک میں فروخت کر کے نفع حاصل کر لیں۔ دوسرے یہ کہ اپنے ملک کی چیزیں خرید کر بلکہ ان میں خود ایک نئی روح بھونک کر دوسرے ملکوں میں لے جانا اور وہاں سے نفع کما کر اپنے ملک میں لانا۔ جس سے ملک اور قوم کا فائدہ ملحوظ رہے اسی کا نام تجارت ہے۔ اسی کی مثال غنیمت سے عمدہ عمدہ چیزیں بنا کر دوسرے ملک میں لیجا کر وہاں سے معقول منافع حاصل کر کے اپنے ملک میں لانا نیز لوگوں کو ترغیب دینا تاکہ لوگ اس کے شائق ہوں۔

(۲) مسکنیں، جہاز، ریل، اونٹ وغیرہ تمام ہارڈ وئر تجارت کے غلام اور کارکن ہیں اگر تجارت نہ ہوتی تو ان وسائل کی کیا ضرورت تھی؟ ان سے کون کام لیتا۔ تمام ٹپے بڑے عالیشان شہروں کو تجارت ہی نے عظیم الشان بنا دیا ہے۔ تاریخی انجارات و رسائل کی قدر و منزلت تجارت ہی نے کرائی ہے۔

(۳) جو لوگ اس شایستگی کے زمانہ میں بھی تجارت کی طرف رغبت نہ کریں ان پر برا افسوس ہے۔ کیونکہ گاؤں گاؤں کو یگڑڈیاں اور سڑکیں نکالی گئی ہیں۔ خطرناک راستوں میں پولیس کی چوکیاں بٹھائی گئی ہیں تاکہ تاجروں اور مسافروں کو سہولت ملے۔ ملک میں مالی ڈکھانے کھولے گئے ہیں تاکہ ہر ایک شخص روپیہ ہو تو منڈوی یا منی آرڈر کے ذریعہ سے بھیج دے۔ مال اسباب کے لئے ریل گاڑی اور سمندروں میں اگن بوٹ اور جہاز وغیرہ موجود ہیں۔

(۴) جنکو گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ ہماری فوائد کیلئے جا بجا آسائشوں کا سامان مہیا کر رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ ہم سب غافل ہیں۔ تجارت کی طرف رغبت نہیں اپنے تمام کاروبار اور پیشیاء ضروریہ کی فراہمی کو اداروں کے حوالے کر رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ کے سائے ہمارے غفلت ہمارے ہر پر ہے۔ اگر اس قدر تاجرانہ سلوک ہمارے

ساتھ نہ ہوتا تو یقیناً جو حالت ہماری اس وقت ہے وہ بھی نہ رہتی یا جو رونق کا سوقت ملک کے گورنمنٹ کی توجہ سے ہے نہ ہوتی۔ ہماری حالت بالکل تباہ و خستہ ہو جاتی، تعلیم وغیرہ کا نام و نشان نہ ہوتا۔ شاید سبکی اپنا نام و نشان بھی نہ بتلاتی۔

(۵) تجارت میں احتیاط اور دوراندیشی ضرور چاہیے کہ زیادہ نفع کی امید پر مال روک نہ رکھیں۔ بلکہ جتنے نفع ملے اُس پر فروخت کر کے جتنی مدت بیمار ڈال رکھیں تھا اتنی مدت میں اور مال لاکر اس سے زیادہ نفع حاصل کر لیں۔ اگرچہ کل غیر مالک کے سود اور مال کا احتیاط مال و اسباب فروخت ہوتا ہے، شاید ہی کسی کا ہوا ہوگا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر جتنا نفع ملتا ہے وہ اُسی پر فروخت کر دیتے ہیں، ہماری طرح زیادہ نفع کی امید پر مال روک نہیں رکھتے۔ نیز تاجر کو خوش خلق، ایماندار، راست باز ہونا چاہیے۔

(۶) ہمارے ملک کے اُن تو بھگروں پر افسوس ہے کہ جو دولت کو پیچروں کے مانند گھروں میں دبائے بیٹھے ہیں اور اُسکو کسی تجارتی کام پر لگانا نہیں جانتے، جو لوگ تجارت کرنی چاہیں اُنہیں غیر مالک میں جانے اور وہاں کے رنگ ڈھنگ دیکھنے کا خیال تک نہیں کرتے اور جہاں تک بھی ہو سکتا ہے اپنے دیس کی چیزوں کو استعمال میں نہیں لاتے حالانکہ اچھی طرح سے دیکھ رہے ہیں کہ تمام یورپین تو میں اپنے ملک کو فائدہ پہونچانے کی کوشش سے ولایت ہی کی بنی ہوئی اشیاء کو پسند کرتے ہیں اور جتنی وسیع یورپینوں کی ہی دکانوں سے خریدتے ہیں خواہ وہ گراں قیمت پر ہی ملیں جتنے کہ اشیاء بنجر و دلی بھی ولایت ہی سے منگواتے ہیں۔ پس ہم بھی اُمید کر سکتے ہیں کہ اگر تمام قومیں مناسب بالائے طاق رکھ کر یہودی ملک کے امور میں متفق ہوں تو عیند وستان کا خیر و برکت ملک بھی بہار کا خطا اٹھائے۔

(۷) انگریزوں کو عیند کا شہنشاہ بنانا اور سعادت علی خاں کا نائب اور دہر بنجانا تو تجارت کی ادنیٰ کوششہ سازیاں ہیں۔ فرانس کا ایک سوداگر اپنے کویت پر لکھوایا کرتا تھا کہ ”میں کوئی گنگ اور ڈیوگ نہیں، لیکن اُنسے بہتر دیرپو ہوں۔“ معزز تجارت فقط یہی نہیں کہ ملک کو فائدہ پہونچاتی ہے، بلکہ جن لوگوں نے تجارت کو ایمانداری سے اختیار کیا وہ لوگوں کی نظروں میں نہایت معتبر اور معزز ہو گئے۔ دولت کما کر تجارت کی بدولت بڑے بڑے صاحب ثروت بن گئے: (باقی آئیہ)

# معالجات

امونیا یا سال دلائیل (روح نوساد کا عرق) مقام عقرب گزیہ پر ملے سے۔ یا  
سکرہ لگانے سے بچھو کا اثر فوراً دفع ہوتا ہے  
شکر کا ٹکڑا سکرہ میں ڈبو کر منہ میں رکھ لینے سے کھانسی فوراً دور  
ہو جاتی ہے۔

رشتہ یا نارو کا کثیر انباتاتی قسم کا ہوتا ہے۔ یہ گرمی اور رطوبت میں  
پیدائش پاتا ہے اسی لیے اکثر گرم ممالک میں نارو ہوتے ہیں۔ لیچنے  
کا علاج نہ کریں تو اندر رہتا ہے۔ ٹیکو آف آیوڈین (بنفشین اور سٹ  
شراب (افضل) کا محلول) لگانا۔ یا مل شدہ بورک کار با لک ایٹ  
گوٹے کے تیل کا تین برابر عمدہ علاج ہے۔

یوجن دھاتل میں پیچھے کی چربی رگڑنا مفید ہے۔  
قبض کا عمدہ علاج چینی یا کسی روغنی برتن میں چند آلو بخارا پانی میں رات  
بھر بھگو دیے جائیں۔ صبح بغیر ملنے کے اوپر سے زلال لیکر پی لیا جائے  
اس سے قبض کی شکایت بالکل دفع ہو جائے گی۔

خفقان کا عمدہ علاج ہم عدد عمدہ تازہ اور رس سے بھرے ہوئے  
سیب لے کر کسی سلاخی سے اچھی طرح چھیدا ڈالو۔ پھر آٹا یا مٹی لگا کر  
اگ پر بھلجھا لو۔ جب کچھ نرم ہو جائیں تب صاف کر کے کسی برتن میں  
ڈال کر پانی ڈال دو اور آگ پر پکاؤ جب اچھی طرح گل جائیں تب تل کر  
جھان لو اور قدرے عرق لیموں اور مصری ملا کر پلا دو۔

آش جو کا ایک نیا طریقہ۔ گرمیوں کے لیے بہت عمدہ اور مقوی غذا ہے  
جو کا آٹا ایک چمچہ بھر۔ پانی پاؤ بھر۔ دونوں کو پندرہ منٹ کرچھے وغیرہ  
پکاؤ۔ پھر جھان کر اس میں چینی اور عرق لیموں بقدر ذائقہ ملا کر استعمال  
استعمال کرو۔

# صنعت و حرفت

آئینہ پر قلعی چڑھانا۔ آئینہ کو پہلے خوب صاف کر لو۔ اُس کے بعد آئینہ کے برابر بلائنگ پیپر یعنی جاذب کا کاغذ بچھاؤ۔ اس کے اوپر کیساں چاک چھڑکو۔ اوپر راگ کلک ورق بچھا کر پارہ ڈال دو اور تیل کے کپڑے کی موٹی جی بنی بنا کر اسپر ہو اور پھیرو۔ آئینہ تیار ہو جائے گا۔

لوہے کا زنگ دور کرنا۔ جس اذراریا آلہ کو زنگ لگ گیا ہو اُس پر اول تلی کا تیل ملو اور تین گھنٹے تک پڑا رہنے دو۔ اور اس آٹا میں ایک ایک گھنٹہ کے بعد چاک مٹی ملو۔ اور چھوڑ دو۔ زنگ دور ہو جائے گا۔ اور اگر زیادہ زنگ ہو اور اس ترکیب نہ پڑے تو پھر کمر تیل مٹی ملو۔ اور بجائے چاک مٹی کے چونہ باریک اور صاف اسپر ملو زنگ دور ہو جائے گا۔

چینی کا برتن جوڑنا۔ ایک انڈے کی سفیدی لیکر بن بچھے چونہ میں آمیز کر بن اور پھر ٹوٹے ہوئے برتن پر لگا کر برتن کو ایک مضبوط اور موٹے ٹاگ سے خوب مضبوطی کے ساتھ باندھیں اور رکھا رہنے دیں۔ جب خشک ہو جائے تاگ کھول ڈالیں اور ادھر ادھر لکھا ہوا مصالحہ چاقو یا چھری وغیرہ سے کھینچ کر صاف کر ڈالیں تصویروں کی وارنش۔ پسپا ہوا سہاگہ دو تولہ۔ چڑا لاک دو تولہ پانی میں ملا کر بوتل میں بھر دو۔ پھر دو گھنٹے پانچین روڑ تک ہلا دیا کرو۔ جب لاکھل چھلکے پانی بخار دو اور بقایا کو گرم کر کے تصاویر پر لگاؤ یکم پیدا ہو جائیگی۔

سرخ چمڑا فوراً سیاہ کرنا۔ کیس کو پانی میں حل کر کے کسینڈر گرم کر لیا جائے اور سرخ چمڑے پر برش سے پھیر لیا جائے ذرہ سی دیر میں سرخ چمڑا سیاہ ہو جائے گا۔

چمڑے کیلئے وارنش۔ پانی میں گوند بھگو کر چھان کر بھاب حاصل کریں اور بھاب میں سفیدی بیضہ مرغ مساوی وزن ملا کر خوب حل کر لیا جائے۔ چمڑے پر ملنے سے عمدہ دانہ نش ہوگی۔



# زراعت

عموماً اجناس کی کاشت کے واسطے موسم برسات (اساڑھ) میں زمین کو جوتے ہیں۔ اور نیل کے لئے چیت ہیں۔ تنباکو کے لئے پھاگن میں۔ حبس کی زمین میں حبثہ پاد و پانی و پانس دیکھائی ہے اُسی قدر کاشت اچھی ہوئی ہے۔ مگر جہاں تک چوکے بونے کا تخم اچھا ہو۔ اگر دوسرے صوبہ میں تخم اچھا ہے تو وہاں سے لا کر بودیتے ہیں۔ کاشت کے لئے اوقات کا لحاظ ضروری ہے۔ جلد اُمور پختہ مناسب پر ہونا ترقی پیداوار کے لئے نہایت عمدہ نتیجہ دیتا ہے۔ سرد ممالک میں لغت دیر میں پختہ ہوتی ہے اور گرم ممالک میں جلد تیار ہوتی ہے۔ اور بعض صوبوں میں اوقات کاشت کم و بیش مقرر ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ مٹی کی کیفیت پر پانس کا وزن ہوتا ہے۔ جیسی زمین ہو ویسی پانس دنیا چاہیئے۔ ہر تخم ایک ہی زمین کے لئے مناسب نہیں ہوتا۔ بہت ضروری ہے کہ زمین کی شناخت کر کے تخم نیری کی جائے۔

## کھیتوں سے دیکھ دو کرنا

بعض اوقات دیکھ کھیتوں کو بہت نقصان پہونچاتی ہے۔ فصل کو تباہ کر دیتی ہے۔ اس کے دفع کرنے کی یہ حکمت ہے کہ پندرہ سیر پانی کو چوس دے کر اس میں سوا سیر توتیا (سرمہ) ملا دین۔ جب پانی جل کر دس سیر رہ جائے۔ اُس میں ڈیڑھ بوتل مٹی کا تیل چھوڑ دیں اور پھر کام میں لائیں۔

## اطلاع

کھائندہ اشاعت میں اس امر کے وضاحت کی کوشش کی جائے گی کہ زراعت کب ہونی چاہیئے اور کب کا مٹی چاہیئے۔ یقیناً اس کے مطالعہ سے زراعت پیشہ طبقہ کے معلومات میں ایک بہترین اضافہ ہوگا۔

# مکالمات

**استفتاء ۱۔** ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا۔ وہ عورت چار مہینے دس یوم کی عدت پوری کر چکی ہے مگر حاملہ ہے۔ پس ایسی حالت میں عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

**فتوے۔** حاملہ وضع حمل تک دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ اگرچہ کہ اس کا شوہر فوت ہو جانے کی وجہ سے اس نے عدت کی مدت پوری کی ہو۔ البتہ غیر حاملہ چار ماہ دس روز تک عدت پوری کر کے دوسرا نکاح کر لے سکتی ہے۔

**چرخہ۔** فی زمانہ چرخہ کے رواج دینے والے اور دلیلی پابند کے استعمال کے خیالات جو موجزن ہوئے ہیں۔ ان کی مختصر اور جامع خوبی کیا ہے؟

**چرخہ۔** محافظ ایمان۔ عصمت کا نگہبان۔ افلاس کا علاج ہے۔ اور آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے چرخہ کی بنیاد ڈیچکی ہے جس کے بانی حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علی العموم امت کو اور علی الخصوص خواتین اسلام کو چرخہ کے استعمال کی سخت تاکید فرمائی اور اس کے فوائد سے دنیا کو مطلع فرمایا۔ چنانچہ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی تعریف فرمائی۔ اور امام سیوطیؒ نے صرف چرخے کے فضائل کے متعلق تمام حدیثوں کو ایک علیحدہ رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔

**مصطفیٰ خوں۔** اس نسخہ کے اظہار کی خواہش گزشتہ نمبر میں بھیجی گئی تھی۔ لیکن اخوس ہے کہ حسب خواہش نسخہ دستیاب نہیں ہوا۔ بعد وصول یا بی ضرور درج کر دیا جائے گا۔

**خطبات۔** ایک پنیجہ خاطر خواہ اور معتبر حدیث ہو چلا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ نمبر کے باب استفسار میں چاہا گیا ہے۔ جو درج کیا جاتا ہے۔ غالباً یہ وہی نسخہ ہے جو اکثر اشتہارات کے ذریعہ سے فروخت ہو کر آیا ہے۔ اور اس کے بنانے میں بہ نسبت خریدنے کے بہت کفایت ہے۔

**تشرکیب عرق خضابِ محرق**۔ (جس سے جلد پر مطلق دھبہ نہیں آتا)۔  
 ناشر ریٹ آف سلور یا کاسٹک ایک اونس (۰.۲ تولے) عرقِ کلاب بجم اول ۱۶۔ اونس  
 (قدیم آمدہ سیرنجہ) عرقِ لیموں کاغذی ۴۔ اونس (۰.۱ تولے) سب کو ایک نیلے رنگ  
 کی شیشی میں ڈال کر مضبوط کاگ لٹا کر آفتاب (دھوپ) میں متواتر ایک چھلک  
 (۴۴ یوم تک) رکھیں۔ بعد ازاں اٹھا کر احتیاط رکھیں اور استعمال کریں۔ اس  
 عمل سے کاسٹک کے اثر سے جلد پر مطلق دھبہ نہیں آتا۔ ابتداءً تین یوم متواتر کھلیں  
 بعد ازاں ہفتہ وار ہمیشہ لگایا کریں۔ سیاہی عمدہ لاتا ہے۔

**مشتربیان**۔ رسالہ ہذا کی ایک اسمواری فہرست اسی نمبر میں علیحدہ شائع کی گئی ہے  
 یہ بعض بعض معاندانِ جملہ ہذا کے خیال کی تعبیل میں اسی فہرست ہمیشہ جدید تیار  
 رسالہ کی بد وقت توسیع شائع ہوا کرے گی۔ توقع ہے کہ احباب کرام اپنے حلقہ اثر  
 میں اس جامع انگل صفات مجموعہ کے خریدار ٹھہرانے کی جانب اپنی ادب نے توجہ مبذول  
 فرمانے کی زحمت گوارہ فرمائیں گے۔ کہ کثرتِ اشاعت باعثِ ازدیادِ محاسنِ رسالہ  
 ہوتی جائے گی۔

**سرمہ**۔ سرمہ کا ایک ایسا نسخہ درکار ہے جو آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لیے مفید  
 ہو۔ اور لمبا طِ حفظ ماقدم بحالتِ صحت بھی استعمال کیا جاسکے جس سے آنکھ کی  
 آئینہ پیش آئینا مراض نہ ہونے پائیں اس کے کچھ بولنے کے اجزاء آسانی و دستیابیوں  
 نیز تیاری میں دشواری نہ ہو۔ ۹

سرمہ کے ایسے نسخہ کی اشاعت کی طرف ناظرین توجہ فرمائیں خصوصاً وہ طبابت  
 پیشہ اصحاب جو اس رسالہ کے مشتری (معاون) ہیں۔ نسخہ وصول ہونے پر شائع  
 کر دیا جائیگا۔

**کتاب (ارکانِ اسلام)**، اسلام کے ارکان کے متعلق ایک مختصر اور جامع کتاب  
 جو بچوں کے پڑھانے کے لیے سید مفید اور کارآمد ہو کہاں سے دستیاب ہوگی؟  
 ایسی کتاب یا کتابیں تو بہت ساری طبع شدہ مل سکتی ہیں اور بالعموم بکو  
 کم و بیش معلوم ہے البتہ ایک بہترین کتاب موسوم بہ ارکان الاسلام مولوی محمد  
 سلج الدین احمد خان صاحب بانی انجمنِ زمیندار لاہور کی مرتبہ و تالیف ہے۔

# اخلاق

اخلاق کی درستی تمام خوبیوں اور اسلاف کی جڑ ہے

حضرت پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)

دولت و مال کا ضائع ہو جانا داخل نقصان نہیں، البتہ محنت و تندرستی کا جاتے رہنا کسی قدر نقصان میں شریک کیا جاتا ہے۔ لیکن جب عزت و آبرو جاتی رہے۔ تو سب لینا چاہیے کہ سب کچھ جاتا رہا ہے۔

عادت سب سے زیر دست شے ہے۔

عادت فطرتِ ثانیہ ہے۔

عادت لوہے کے تاروں کا ایک رشتہ ہے۔ ہم ہر روز ان تاروں کا رشتہ تیار کرتے رہتے ہیں اور آخر کار اس کا توڑنا ہماری طاقت سے باہر ہو جاتا ہے۔

عادت ڈالنے کو تو ڈال لی جاتی ہے۔ لیکن جب چھوڑنا چاہتے ہیں تو پھر وہ ہمیں چھانی سی حالت طاری کر دیتی ہے۔

عادت بد کا ابتدا میں آسانی سے علاج ہو جاتا ہے۔ لیکن جب اسکو کچھ مدت تو پھر وہ جڑ بکڑ جاتی ہے۔

عادتوں کا اجماع ہوتا رہتا ہے۔ اور ہمیں اسکی خبر نہیں ہوتی جس طرح کہ ندیاں دریا بن جاتی ہیں اور دریا سمندروں میں جلتے ہیں۔

بد عادتیں دل کی زمین میں خاردار جھاڑیاں ہوتی ہیں۔ ان کا ایک ایک بیج نئی سی نئی جھاڑیاں پیدا کرتا ہے۔

شریعت زندگیوں جو فوائد عوام کو پہنچاتی ہیں وہ لامحدود ہوتی ہیں وہ ساری دنیا کو یکساں فائدہ پہنچاتی ہیں۔

عزت اور دولت کے لئے کوئی شرط درکار نہیں اپنے فرائض منقوضہ کو بوجہ احسن سدرا انجام دو۔ سب عزت اسی سے حاصل ہوتی ہے۔

عزت کا احترام وہی خوب کر سکتے ہیں جو عزت کی وقعت و عظمت سے کما حقہ باخبر اور واقف ہیں۔ (انتہی)

# منتقرقات

حکمران اخبارات - افغانستان کا محکمہ اخبارات کا عملہ دو سو آدمیوں پر مشتمل ہے جن میں دو ڈاکٹر کٹر اور چالیس احتساب کنندہ ہیں۔ ہر ایک ڈاکٹر کٹر کی تنخواہ پندرہ ہزار روپیے ہے۔

انگلی کا قومی نشان گل نیلوفر ہے۔

لجے تارخبر رسائی کا استعمال سب سے پہلے روسیوں نے ۱۹۰۶ء میں جنگ افغانستان میں کیا تھا۔

جرمن جب گلا گھونٹنے والی گیس سے حملہ کرنے والا ہوتا ہے تو گیس کی بدبو سر پر نہ چلتی ہے بلکہ اپنے گھونسوں سے لٹک کر دور بھاگ جاتے ہیں۔ جس سے خندق نشین اتحادی سپاہی سمجھ لیتے ہیں کہ دشمن گیس سے حملہ آور ہونے والا ہے اس واسطے وہ خوب اس کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

صوبہ متحدہ ہندوستان میں ایک سا ہو کار نے ایک زمیندار کو تقریباً سو لاکھ سال ہوئے بارہ ہزار روپیے سود پر دیا تھا۔ مقدمہ عدالت میں گیا فیصلہ ہوا کہ سود درود کے چکر میں آکر آٹھ لاکھ ۶۶ ہزار روپیہ زمیندار کے ذمہ ہوا۔ جس کے لئے زمیندار کو دو گاؤں سا ہو کار کے نذر کرنے پڑے۔

پرنس آف ولز جس دن سے پیدا ہوئے ہیں اس دن سے ہی دارالامرا کے ممبروں پر بوجھ ہیں ان کا حق ممبری زائل نہیں ہو سکتا۔

ملک معظم جارج شکاری پوشاک نرم کالر اور قمیص کے بڑے شائق ہیں اور جب تک پارک کارٹیج میں قیام رکھتے ہیں پھی پوشاک زیب تن کیے رہتے ہیں۔ حضور مدوح فراک کوٹ کو بہت ناپسند کرتے ہیں۔ شاہی حلقہ میں یہ سہ پہر کی پوشاک ہے۔

سوئٹزرلینڈ ایک ایسا ملک ہے کہ امن و امان کے زمانہ میں جیسا اچھا انتظام ہوا ہے پستیوں کا ہوتا ہے دوسرے کسی ملک میں نہیں ہوتا۔ تقریباً ۱۸ ہزار بستر موجود ہوتے ہیں یا یوں کہیے کہ آبادی کے ہر ایک ہزار آدمی کو پچھو بستر ہوتے ہیں (انتخاب)

# لطائف و ظرافت

## فیشن کی آفت

جیک کا ایک دوست جس کی شادی ہو چکی تھی بھاگتا ہوا گھر کی طرف ہاربا تھا۔ اس نے اس کی یہ حالت دیکھ کر کہا۔ "غیمس! آخر تو ہے۔ کیوں ایسے جاتے ہوئے جاتے ہو؟" جیس!! بیوی کے لئے نیو فیشن لباس خرید کے جا رہا ہوں۔ اور بھاگا اس لئے جا رہا ہوں کہ کہیں گھر پہنچے تک فیشن تبدیل نہ ہو جائے۔ اور پھر لباس کام کے لائق نہ رہے۔

## خوب سنا

نریدہ: "آج جو تم ایک بکے رات تک اپنے گھر سے باہر رہے تو تمہاری بیوی نے کچھ تم سے کہا تو نہیں اور تمہارے علامات کو خاموشی سے سن لیا؟" ۹  
بکرو: "جی ہاں! وہ بیماری دس منٹ تک چپکی بیٹھی ہوئی سنتی رہی۔"  
نریدہ: "پھر اس کے بعد؟"  
بکرو: "بس اس کے بعد کیا۔ پھر تو میرا بھر سننے کا آگیا اور میں دو گھنٹے تک اس کی سنتا رہا۔"

## بالکل سچ ہے

حوریت: عورتیں اگرچہ اکثر باتونی دیا دے ہوتی ہیں۔ لیکن مردوں کی نسبت انکو اپنی زبان پر زیادہ قابو ہوتا ہے۔  
حوریت: ہاں بالکل سچ کہتی ہو۔ مردوں کو عورتوں کی زبان پر قابو نہیں ہوتا۔

## فیس ضرور چاہیے

شخص: میرا تو خیال تھا کہ ایک قانونی سوال پوچھنے پر آپ مجھ سے کچھ نہ لینگے  
وکیل: میں نے سوال پوچھنے کی تو کوئی فیس نہیں لی۔ بلکہ میں نے جو جواب دیا ہے اس کی فیس مانگتا ہوں۔

# بصرہ کا دلچسپ ریخت

گوکہ بصرہ دو مشہوروں کا نام ہے۔ ایک مغرب کا جو بالکل ویران اور غیر مشہور ہے۔ دوسرا عراق کے مشہور شہر کا جو جلد اور فرات کے ملحق (شط العرب) پر ایک زرخیز تجارتی شہر ہے۔ لیکن ہنگو اس وقت دوسرے بصرے کے حالات لکھنا ہیں جو اسلامی نقطہ نظر سے موجودہ جنگ میں ایک اہم شہر ہو گیا۔ کیونکہ وہ عراق اور عرب کی کئی اور علاقہ میں اسلامی حکومت سے خارج ہو کر گورنمنٹ برطانیہ کے (بقول رپورٹر) زیرِ اقتدار آ گیا ہے۔ یہ شہر عربی اور اسلامی شہر ہے پھر یہی مطابق ۱۳۲۶ء میں حضرت خلیفہ دوم نے اس کو مسلمانوں کے آرام لینے اور ایام سر میں بسر کرنے کے لیے آباد کیا تھا تاکہ وہیں ایران کے حلوں سے فارغ ہو کر یہاں تازہ دم ہو جائیں۔ مسلمانوں نے یہاں آباد ہو کر پہلے چھوٹے چھوٹے بازار اور دکانیں بنائیں اور اپنے رہنے کے لیے مختصر کوٹھریاں تعمیر کیں، ابتداً یہاں کی دکانیں اور مکانات بیٹھے اور نرکل سے جو یہاں کثرت سے پیدا ہوتا تھا بندے گئے تھے۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد جبکہ ایک ہولناک آتشزدگی نے مکانات و دکانات خاک سیاہ کر دیں، مکانات خام اینٹوں سے بندے گئے۔

اس میں اختلاف ہے کہ اس شہر کا نام بصرہ کیوں رکھا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ قبیلہ بن خدیج جو ایک فوجی افسر تھا جب وہ یہاں آیا اور اس نے اس کی شادابی اور خوشی کو دیکھا تو اس کو آباد کرنے کی اجازت مانگتے ہوئے حضرت خلیفہ دوم کی خدمت میں لکھا کہ یہاں سنگریزے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا بہت خوشگوار ہے اور یہاں شیریں پانی بہت ہے۔ پس باجائز خلافت اس کا نام بصرہ رکھا گیا کیونکہ بصرہ کے لغوی معنی سنگریزوں والی زمین کے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ پہلے اس میں بس راہ تھا جس کے معنی پہنچ در پہنچ راستے کے ہیں۔ عربی کے خداداد پرچہ کریمہ بصرہ ہو گیا۔ لیکن مؤرخین پہلے کے دونوں تسمیہ کو زائد سمجھتے ہیں اور قرین قیاس سے کہتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

# اقتباسات

## کلام اکبر پر ایک مختصر تبصرہ

کلیات اکبر حصہ اول و دوم کے مطالعہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ ان کے اشعار میں نقوش کی تصویر ہے جنکو روزگار بدعہد نے بھاڑ ڈالا اور اس سے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ نئے تعلیم یافتہ لوگوں کے پیشرو یا بزرگوں نے ان کے نوہالوں سے قائم کیا توغیث کی تھیں، اور وہ کہاننگ پوری ہوئیں۔ ان دونوں حصوں کا ہر ایک جملہ مصرع، اور شعر ایک بے مثل سرزنش ہے۔ جو ایک ہمدرد بزرگ بے عیبی کے ساتھ اپنے خوردوں کو کرتا ہے۔ ظرافت کا تو کیا کہنا۔ تخیلات کی دوڑ اور بھاگ حد توصیف سے باہر۔ غرض کہ کلیات اکبر ایک وہ ذخیرہ ہے کہ انسان بوقت فرصت پڑھے اور نصف دل ہی دل میں اس کے مزے لے بلکہ اس کو اپنا رہبر بنے۔ حضرت اکبر زیادہ زور شوق ہائے مندرجہ ذیل پر دیتے ہیں۔

پہلی شوق خدا تعالیٰ کی سچی عبادت اور اس کے حکم پر قدم بہ قدم چلنا۔ چنانچہ فرماتے ہیں

قرآن کو زبان سے دل میں اُتاریے  
علمی نمود چھوڑ عمل کو سنواریے  
چشم و زباں میں کیجیے پیدا اثر خباب  
بجائے کے بندگان خدا کو پکارے

دوسری شوق۔ یعنی کہ پیغمبر صاحب کے ساتھ محبت۔ ان کے ارشاد کی تعمیل

احباب نے طویل مضامین ہاں پڑھے  
لیکن مری زبان کا تھا حصہ مختصر  
میں نے تو نیم نعت میں اتنا ہی پڑھ دیا  
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تیسری شوق۔ یعنی حکومت موجودہ سلطنت برطانیہ کیساتھ عقیدت و ارادت



باتیں ہرگز خلافتِ عسدرتِ دکر  
 دم بھر بھی بغاوت و شرارت نہ کرو  
 بدنام کرو نہ وضعِ انگِ سرری کو  
 پتلون پہن کے ترکِ طاعت نہ کرو  
 یہ تین شقیں منذِ جبرائیل وہ ہیں جنکو حضرت اکبرؑ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے  
 کھلا کے کھلا کے ہنسا ہنسا کے اور گد گدا کے۔ سچا کے سکھلاتے ہیں۔ ان کے بعد  
 موجودہ زمانہ کا وہ کونسا مرغ ہے جسکو وہ نہ بتاتے اور نہ جانتے ہوں۔ ایک طرف  
 مادہ پرستی کی فیضی ہے تو دوسری جانب روحانیات کے ترقی و ترقی کا سبق تلقین  
 کیا جاتا ہے۔ تہذیب مغربی کی بھی گت ان کے ہاتھوں بہت بُری بن چکی ہے۔  
 دُستار و پیر بن اور جیب و کیسہ خالی  
 تہذیب مغربی نے ہکو چھٹھا اٹالا  
 اکبرؑ کی صدا یہی ہے کہ دل کو عالمِ عرفان میں روحانی ترقی دو۔ اور محض  
 حجت و بخت و قال و قیل سے بحث نہ رکھو۔  
 بحرِ عرفان کے لیے ہے کشتیِ دل لاری  
 سود مند اس راہ میں الفاظِ کابل ہو جا  
 اکبرؑ کی نیراری موجودہ ترقی سے یوں ظاہر ہوتی ہے  
 عمل اُن سے ہوا رخصت عقیدہ نہیں خلل آیا  
 کوئی پوچھے کہ اُن کے ہاتھ کیا نعم البدل آیا  
 دکھاوے کی وفاداری کی نسبت حضرت اکبرؑ یوں فرماتے ہیں۔  
 پارک میں ان کی دیا کرتا ہے ایچ و فا  
 زاغ ہو جائے گا اک دن آنریری حلیب  
 مذہبی رنگ کی کمی پر دستِ تاسف ملکر یوں فرماتے ہیں۔  
 میں اپنے مٹنے کے غم میں لاں اُدھر زانہ ہوتا ہوں  
 اُشا و کرتی ہے چشمِ دواں جو آن باقی جہاں باقی  
 اسی لیے رہ گئی ہیں انھیں کہ میرے مٹنے کا ایک نہیں ہنسون باتیں جو ہوش اُٹا میں اس کا کجیر کا باقی

نئی طرز کی روش پر جو لوگ کہ سناٹ کہلاتے ہیں اور جنہوں نے شہر چھوڑ کر جنگل  
میں رہنا پسند کیا ہے ان سے یوں مخاطب ہوتے ہیں۔  
آج جنگل میں برسے اٹھی ہے آوازِ اداں  
جی رہے ہیں ابھی کچھ اگلے زمانے والے  
دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

مریدِ دھرم ہوئے، وضعِ مغربی کر لی  
نئے جنم کی تمنا میں خود کشی کر لی۔  
بھڑکے فرماتے ہیں۔

تارک الوضو میں دو چار نے پایہ سراج  
خیراتے شہدا تھے تو یہ عناری بھی ہی  
غلط امیدوں کے سہارے پیٹنے پریوں فرماتے ہیں۔  
نہ جوتی ہے زمیں تھنے نہ تم نے ج بونے ہیا  
یہ کیا معنی کہ بولے بارشیں ابرِ کرم پہلیا  
ایران کی طویل داستان کو یوں چند الفاظ میں فرماتے ہیں۔  
چناں بردِ نصیر از دل کہ قصے یاد آتے ہیں  
تراب جاتا ہوں یہ سکر کہ اب ایران باقا ہے  
حقیقی خدا نمائی کی نسبت یوں امید لگاتے ہیں

کسی محفل میں تم اکبر اگر چکے تو کیا چکے  
سند جب تک کہ اُبھرے ذکرِ حق نامِ خدا چکے  
اور جو لوگ پابندِ مذہب نہیں، اُن کی نسبت یوں بد دعا کرتے ہیں۔  
آج وہ ہنستے ہیں میرے جب شمشل و پر  
ایک دن انکو فلک بند ہوا ہے دھوئی تو سہی  
ملازمت سرکاری کی تلاش کی داستان کو یوں بیان فرماتے ہیں۔  
چار دن کی زندگی ہے کوفت سے کیا فائدہ  
کھا میل روٹی کلہ کی کر خوشی سے بھول جا

بے بضاعتی کی دایوں بختی ہے۔

بگلدہ کھو تو مرند و اجسد حاضر  
اس پر یہ غضب کہ جمع عائب با مکمل  
مغسری طرز معاشرت کے متعلق فرماتے ہیں۔

جسے موقع ملا وہ جا بنا بستی سے بنگلے میں  
انفرہ دیتی ہے ٹھہری الفت قومی کے جنگلے میں  
ڈارون کے فلسفہ کی ان قابل الفاظ میں داد دیتے ہیں۔

بنے بندر سے ہم انسان ترقی اسکو کہتے ہیں  
ترقی پر نیشو بد نصیبی اس کو کہتے ہیں  
گرچہ اور کعبہ کا مقابلہ یوں کرتے ہیں۔

وہ تو گرچہ پر رکا اور یہ گیا کعبہ کو بچاند  
شیخ کا ٹٹو تو انجن سے بھی بڑھکر ترنہ ہے  
وضع مغرب کی فضیلت حقیقی یوں بیان فرماتے ہیں۔

وضع مغرب ہے مجھے کچھ بھی تسلی نہ ہوئی۔  
تازہ تو بڑھ گئے دولت کی ترقی نہ ہوئی۔  
مندرجہ ذیل شعر کی سلاست قابل داد ہے۔

ہم کیا کہیں اجاب کیا کار بنایاں کر گئے  
ہی آئے ہوئے تو گر ہوئے پیشن ملی پھر مر گئے  
انجسام مرگ پہ فرماتے ہیں۔

تباؤں آپ سے مرنے کے بعد کیا ہوگا  
بلاؤ کھائیں گے اجاب فاسخ ہوگا۔  
دنیا کے سبز باغ کا نقشہ یوں کھینچ کر بتاتے ہیں۔

گل تصویر کس خوبی سے گلشن میں لکھایا  
مرے عیادے بلب کو بھی آؤ بیٹا ہے۔

دعوت

# منجبات

## کوریا کے سات عجائبات

چین اور جاپان کے بعد کوریا مشرق بعید ایک عجیب و غریب سلطنت ہے۔ مگر چونکہ اس نے زمانہ حال کے مطابق کافی ترقی نہیں کی اس لئے اس کے حالات سے لوگ ناواقف ہیں کوریا کے سات عجائبات حسب ذیل ہیں۔

(۱) کن شائادو کے پاس ایک گرم معدنی چشمہ ہے کہ جکی نسبت عورت کیا جاتی ہے کہ اس میں غسل کرنے سے ہر قسم کی بیماریاں دفع ہو جاتی ہیں۔

(۲) دوسری عجیب چیز دو کنوئیں ہیں جو دونوں اس جزیرہ نما کے دونوں سرے پر

ہیں۔ ان میں یہ عجیب خصوصیت ہے کہ شب ایک پُر ہوتا ہے تو دوسرا خالی ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک کایانی سخت کڑوا اور دوسرے کا نہایت میٹھا ہونا

(۳) تیسرا عجوبہ ایک برف کی غار ہے کہ جس سے ہمیشہ برف جیسی ٹھنڈی ہوا

چلا کرتی ہے اور ایسے زور سے کہ ایک مضبوط آدمی بھی اُس کے سامنے کھڑا نہیں رہ سکتا۔

(۴) چوتھا عجوبہ یہ ہے کہ ایک منوہر کا جھل ہے جو ہرگز نہیں کاٹا جاسکتا۔

خواہ اسکی جڑوں کو کتنا ہی نقصان پہنچایا جائے مگر پھر اُن ہی جڑوں سے پودا

پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۵) گرسب سے عجیب پانچواں عجوبہ یہ ہے۔ جو مشہور لٹکنے والا پتھر ہے۔

یہ ایک محل کے سامنے جو اسی کے اعزاز میں تعمیر کیا گیا ہے اُس سے خفیف

سی بلندی پر لٹک رہا ہے۔ کیونکہ جب دو آدمی ہاتھ میں رسی لیکر لٹکے

نیچے سے گزرتے ہیں (گزرنا چاہیں) تو پلا ٹکلف رسی اس پتھر کے نیچے سے ہو کر

نکل آتی ہے۔ یہ ایک بھاری متوازی الاضلاع پتھر ہے۔

(۶) چھٹا عجوبہ ایک گرم پتھر ہے جو صدیوں سے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پڑا

ہوا ہے اور اس سے گرمی نکلتی رہتی ہے۔

۷۱، اور ساتویں گودیا کی عجیب چیز ایک بُت ہے کہ جسے پسینہ آیا کرتا ہے۔ یہ بُت ایک مندر میں ہے کہ جسکی حفاظت کی جاتی ہے اور جبکہ چاروں طرف تیس گز تک گھاس کا ایک بُتکا بھی نہیں اُگتا۔ یہاں کوئی درخت یا پھول نہیں اُگ سکتا۔ اور جنگلی حیوانات بھی اس طرف رخ کرنا پسند نہیں کرتے۔

امریکہ اور یورپ کے بڑے شہروں اور

گیلیوں کی  
صفائی۔

دنیا کے بعض شہروں میں صفائی کا اس قدر خیال رکھا جاتا ہے کہ وہاں کی گلیوں کی گرد کو جمع کر کے خوردبین آئینوں کے ذریعہ سے اُس گرد کا اعلیٰ امتحان کیا جاتا ہے تاکہ اگر اس میں کسی مرض کے جراثیم پائے جائیں تو ان کے دفعیہ کا انتظام کیا جائے۔ نیویارک اور برلن میں اس غرض کے لیے کچھ ایسے آلات وضع کیے گئے ہیں جنکے ذریعہ سے ایک شیشہ کی پلیٹ کو بازار یا گلی کی سطح سے چھ فیٹ کی بلندی پر کئی روز تک رکھ دیا جاتا ہے اور اس پر سرد و رتھوٹی تھوڑی گرد اُڑا کر جمع ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد جب کافی گرد جمع ہو جائے تو خوردبین سے امتحان کرنے کے لیے اُس پلیٹ کو اٹھا کر لیجاتے ہیں۔ بعض اوقات جو جراثیم ان پلیٹوں پر ملتے ہیں وہ جراثیم امراض پیدا کرنے والے نہیں ہوتے۔ عموماً تھوک کے ذریعہ سے امراضِ سل و دق کے جراثیم پھیلنے ہیں۔ ایسے بازاروں میں چلتے ہوئے تھوکنا اُن شہروں میں جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض مہلک امراض کے جراثیم اس بازاری گرد میں ملجائیں تو اُن ہی کی مارنے والی دوائیاں بازاروں میں چھڑکی جاتی ہیں۔

### پانچ عمدہ سوالات

مجھ کو کیا بنایا گیا ہے؟ کیوں بنایا گیا ہے؟ میں کیا کر سکتا ہوں؟ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ اور دنیا سے میرا کیا تعلق ہے؟ ہر انسان کو چاہیئے کہ ان پانچ سوالات کو پیش نظر رکھ کر غور و خوض سے حل کرے۔

اطلاع۔ مشترکان رسالہ ہذا خط و کتابت میں نمبر خریدی مذکور درج فرمایا کریں۔

## عمر و انگی کے ۱۶ اجور ہیں !

جنکا ہمیشہ خیال کھنا چاہیے

(۱) جھگڑتے وقت دانائی کو ہاتھ سے نہ ڈالے (۲) گھر میں حکیم الطبع رہے۔  
 (۳) رن میں داد شجاعت دے۔ (۴) عظیم الشان اخلاقی جزاوت کا مالک ہو۔  
 (۵) عوام الناس میں عاقل ہو۔ (۶) اپنی کرسی پر بیٹھا ہو تو شاعر ہو۔ (۷) گھر میں  
 معلم ہو۔ (۸) قوم میں صلاح کار ہو۔ (۹) ہمایوں میں ثالث بالآخر ہو۔ (۱۰)  
 عبادت گاہ میں جائے تو تنہائی پسند کرے (۱۱) ملک میں واضح قانون ہو۔  
 (۱۲) اپنے افعال سے آگاہی رکھنے والا ہو۔ (۱۳) زندگی خوشی سے گزارے۔  
 (۱۴) اپنے کاروبار میں ہوشیار ہو۔ (۱۵) لوگوں میں برتاؤ کرنے میں انصاف  
 کو ہاتھ سے نہ دے۔ (۱۶) جو کام کرے اُس کو خدا کی مرضی پر چھوڑ دے۔

## دن کی طوالت

عام طور پر یہ معلوم ہے کہ ہر ایک دن ۲۴ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ مگر یہ درست  
 نہیں ہے۔ بعض مقامات پر چھوٹا برا دن بھی ہوتا ہے۔ حقیقی طور پر دن ۲۳ گھنٹے  
 ۵۶ منٹ ۵ سکند کا ہوتا ہے۔ ملک ناروے کے بعض مقامات میں پچھلے دو  
 مہینے کا دن ہوتا ہے۔ پلیٹر برجن میں ساڑھے تین ماہ کا ایک دن ہوتا ہے۔ وہاں  
 چھوٹے سے چھوٹا دن صرف ۱۲ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ پٹروگریڈ میں لمبے سے لمبا دن  
 ۱۹ گھنٹے کا ہوتا ہے اور چھوٹے سے چھوٹا ۵ گھنٹے کا۔ لندن کا سب سے بڑا دن ۱۶  
 گھنٹے اور چھوٹے سے چھوٹا ۸ گھنٹے کا ہوتا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقت زہد یہ بیان فرمائی ہے کہ  
 زبڈاٹ کے کپڑے پہننے اور جوگی روٹی کھانے سے نہیں ہے۔ بلکہ دنیا میں مل  
 نہ لگانے اور امیدیں کو تباہ کرنے کا نام ہے۔

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے انسانی ہدایت کے لیے کیا ہی عمدہ نسخہ بتایا  
 فرماتے ہیں: سو وقت موت کو سہلانے رکھا کرو اور جاگتے وقت نظروں کے سامنے۔

## انسان کی پوشیدہ قوتیں

انسان ایک ایسی مخلوق ہے جو آب و دانہ کے بغیر محض یادِ الٰہی سے زندہ رہ سکتا ہے۔ وہ روحانی طاقت کو درست کرتے ہوئے عالمِ غیب کے اسرار دیکھ سکتا ہے۔ ہوا میں اڑنا۔ پانی پر چلنا۔ بغیر زبان کے بات چیت کرنا، اس کے لیے معمولی بات ہے۔ مگر ہیکو ابھی اپنی روحانی طاقت کا علم نہیں ہوا ہے۔ ہم دوسری اشیاء کی قوت میں لگے رہتے ہیں۔ اور ہمیں یہ نہیں معلوم کہ قدرت نے ہمارے اندر کسی عجیب غریب چیز کو رکھا ہے۔ اگر ہم اپنی پوشیدہ طاقتوں کو قابو میں رکھیں تو بہت جلد مخفی اسرار ہمارے پیش نظر ہو سکتے ہیں۔ لہذا ہیکو جسمانی ترقی کا خیال چھوڑ کر روحانیت کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ اور وہ پوشیدہ قوتیں جو ہمارے دل میں چھپی ہوئی ہیں ان کو بیدار کرتے ہوئے دنیا کی ہوا و ہوس سے بہت جلد آزاد ہو جانا چاہیے۔

## ڈاڑھی منڈوانیکا دستور

ڈاڑھی کا منڈوانا کیوں باور کب شروع ہوا؟ پرانی کتابوں میں لکھا ہے کہ ڈاڑھی اس واسطے منڈوانی شروع کی گئی تھی کہ لڑائی میں دشمن کے ہاتھ تھالی تھی اور پھر ٹری شکل پیش آتی تھی۔ ڈاڑھی منڈوانے کا دستور سکندر اعظم کے وقت ہوا جو فوج میں بھرتی ہوتے تھے ڈاڑھی منڈواتے تھے۔ تاریخوں میں لکھا ہے کہ روم کے بادشاہ کچھ عرصہ اس خوف میں مبتلا رہے کہ اگر وہ ڈاڑھی منڈوا چکے تو ممکن ہے کہ حجام منڈوتے وقت اُن کے گلے پر استرا پھیر دیں۔ بادشاہ ہارون ڈاڑھی اس واسطے رکھا کرتا تھا کہ اُس کے گلے پر ایک داغ تھا جو ڈاڑھی نے چھپا رکھا تھا۔ اس سے لوگوں میں پھر ڈاڑھی رکھنے کا دستور پھیل گیا۔

## گہایت شعار بنو

لیکن بنجیل کہی نہ بنو۔ اپنی ضروریات کو پورا کرو۔ غرت کی حفاظت کرو۔ دوستوں سے نیکی کرو۔ روپیہ پیدا کرو اور اس کو کار آمد کاموں میں لگاؤ کیونکہ مفید کاموں میں روپیہ کا لگانا اس کو اچھا بنا دیتا ہے۔ ورنہ روپیہ نہایت ہی حقیر اور اُد لٹے ہوئے ہے۔

## فہرست معاونین

رسالہ معلم العلوم تجدید کن

خلد اللہ علوہ

اعلیٰ حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی حضور نیر نور بندگان عالی سلطان العلوم

نواب تلاوت جنگ بہادر صدر لہام سکر عالی - نواب قدرت نواز جنگ بہادر نائب قلم کروری

نواب سید محمد علیخان بہادر خلف نواب اعتصام الملک محرم جاگیر دار - نواب میر غیاث علی

ابن نواب رکن الملک مرحوم جاگیر دار - سید ہمت علیخان صاحب خلف نواب علی علی خان مرحوم

محمد شرف الدینخان صاحب ناظم عدالت آرائش بلوہ - ہتھم صاحب کتب خانہ کلید جا موہ غمانیہ سکر

مولوی عبدالقیوم صاحب دکیل انٹیورٹ سکر عالی مولوی حاجی عبدالرحیم صاحب دکیل مختار پالو پتہ

بایوزاؤ صاحب دکیل درجہ اول - مولوی سید فیض الدین صاحب دکیل درجہ اول مولوی

ابوالقاسم صاحب (علیگ) ناظم تصفیہ نزاعات صرف خاص مبارک - مولوی احمد علی صاحب

مظلم قحط محکمہ صدر محاسبی سرکار عالی - مولوی مرزا غلام عباس صاحب قلم کوٹ آف

دخاص، سرکار عالی - مولوی عبدالرزاق صاحب دکیل درجہ اول - مولوی قاضی محمد فیاض

دکیل درجہ اول - مولوی محمد جعفر صاحب طالب قندی عون و عباس اکثر - مولوی قاسم بی

صاحب خلف حکیم انبیاز الدین حسین صاحب ہتھم شفا خانہ نیوانی سکر عالی مولوی شیخ محمد علی صاحب

طالب العلم - مولوی عبدالغفر صاحب طالب العلم - مولوی عبدالجلیل صاحب عینہ دار محکمہ صدر محاسبی

صرف خاص مبارک - مولوی عبداللہ حسین خان صاحب فتویٰ سید علی نادر - مولوی محمد قمر الدین صاحب

مدگار مال ضلع بیدر - مولوی محمد اسد اللہ صاحب صدیقی ناظم اول محکمہ عدالت فوجداری بلوہ

مولوی سید احمد حسین صاحب مدگار کوٹ آف دار و زر صرف خاص مبارک - مولوی محمد ابراہیم صاحب

اسسٹنٹ انجینیر آب پاشی سرکار عالی - مولوی محمود علی صاحب تحصیلدار باغات سرکار عالی -

مولوی معین الزماں صاحب خلف مولوی غلام احمد صاحب صدر محاسب صرف خاص مبارک

مولوی میر احمد علی صاحب تحصیلدار دیوار کٹہ - مولوی عبدالغفر صاحب سید تعلقدار

اکھاری ضلع اوڈیسا مولوی حبیب عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ تحانیہ منیر دارالمطالعات

مولوی محمد خلیل اللہ خان صاحب منیر مرزا صاحب یک صاحب اول تعلقدار - مولوی محمد علی صاحب تحصیلدار آوڑ -



## ضروری ملاحظہ فرمائیے

حضرات! محل تو آپ نے ہزار ہا سینگ وقت مشن خرید کیے ہونگے۔ مگر عمدہ پائدار ازل قیمت کے مشن کارخانہ ڈر کوپ کپنی کے فروخت ہوتے ہیں۔ جتنے پرزوں کی مضبوطی اور پائداری استعمال پر ثابت ہوتی ہے۔ جب سے کہہئے اس کارخانہ کی ایکشن اختیار کی ہے۔ ہزار ہا مشن فروخت ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ قیمت فی دستی کلدار (دیکھو) فٹ مشن یعنی پیر سے چلانے کی ماہانہ (یا پچھو پیہ) کلدار پر کرایہ سے دیکھائی ہے۔

## گھڑیاں

جیسی گھڑیاں خالص طلالی و تقرتی۔ ڈبل کیس۔ ہفتہ وار چابی کی۔ راس کوپ متعدد اقسام کے پہنچے پر باندھنے کی مضبوط گھڑیاں۔ الارم۔ آفس کلاک۔ ہمارے کارخانہ میں فروخت ہوتے ہیں۔ یہ کارخانہ قائم ہوئے (۵۳) سال کا وعدہ ہوتا جس پائداری و سچائی سے یہ کارخانہ اپنی مفوضہ خدمات انجام دے رہا ہے اس کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ چونکہ اندنوں راست ولایت سے نیا مال آیا ہے اس لیے اچھی

## باب

ہمارے کارخانے میں اقسام کے چھوٹے بڑے فونو گراف باجے مع رکارڈ قیمت ازراں فروخت کیے جاتے ہیں۔ مقامات ٹیپ وریل پر سامان مطلوبہ ارسال کیا جاتا

المشخص

سید احمد حسین انڈسٹری  
وہو پیہ قانہ چھوٹے گھڑیاں کو  
المرآپ کو

بہترین سائن بورڈز مائیں  
تیار کرائے مقصود ہوں تو قدیم کارخانہ حروف نویسی چھتہ بازار کو ضرور یاد کیے

محمد شریف خوشنویس پٹنہ

# استشارات

اللہ تبارک و تعالیٰ

## اکسیر بواسیر

ہر قسم کی شدید بواسیر کی تحفیف و تسکین کے لیے یہ ایک پُر تاثیر اکسیر ہے۔ اگر مریض ان بواسیر ایک عمدہ اور بہترین دوائی کے متلاشی ہیں تو اکسیر بواسیر ضرور استعمال کریں۔ چنانچہ سیکڑوں مریضوں نے اپنی صحت یابی کے لیے اتنی تجویز کی بنا پر اس دوا کی صداقت کا اعتراف کر لیا ہے۔ اس میں کوئی بھی گھٹیکے بھی خلاف مذہب نہیں ہے۔ ترکیب استعمال و طریقہ پیرسیر دوا کے ساتھ قیمت صرف (ایک روپیہ سکہ کلدار) اخراجات پیاکنگ و محصول ڈاک بذمہ خریدار

## کالی کھانسی

چونکہ سودا دی ہوتی ہے۔ اکثر علل جات سے نہیں جاتی۔ اس لیے سچے عموماً ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔ لیکن خالق برحق نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں کی ہے جسکی دوا بھی پیدا نہ کی ہو۔ البتہ اس کے فضل مخصوص ہے جس خوش نصیب کو اس کا علم ہو جائے۔

اس سعادۂ بنور باز و نیت تانہ بخشد خدا کے بخشدہ عزا چنانچہ چارے ہاں اس مہلک مرض کی مفید ترین دوائی موجود ہے۔ سیکڑوں اشخاص نے اپنے بچوں کی صحت یابی کے لیے اتنی مشاہدے کی بنا پر اس دوا کی صداقت کا اعتراف کر لیا ہے۔ اس میں کوئی بھی شے کسی کے بھی خلاف مذہب نہیں ہے۔ ترکیب استعمال و طریقہ پیرسیر ضروری دوا کے ساتھ قیمت صرف (ایک روپیہ) سکہ کلدار اخراجات پیاکنگ و محصول ڈاک بذمہ خریدار

## سُنون

دانتوں کی تمام بیماریوں کے لیے یہ مفید ثابت ہوا ہے۔ قیمت فی شیشی۔ (ایک روپیہ) سکہ کلدار اخراجات پیاکنگ و محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ معلم العلوم سالار جنگ بلنگ حیدر آباد دکن

# عنا

کیوں اور کب لگانی چاہیے؟  
اس لیے اور اس وقت چاہیے  
جب کہ

- (۱) ہجرت اشخاص کے مانند دور کی اشیاء و صاف نہ دیکھ سکتے ہوں۔
- (۲) نوشتہ خواند میں باریک حروف یا اعداد یا کشیدے وغیرہ کے کاموں میں سوا کا ناکہ وغیرہ صاف نہ دیکھ سکتے ہوں۔
- (۳) دیر تک نوشتہ خواند یا سلائی وغیرہ کر کے آنکھوں، پیشانی، یا سر میں یا دھک یا گلابی محسوس کرتے ہوں۔
- (۴) آفتاب کی تیز اور مضر شعاعوں سے خصوصاً موسم گرما میں آنکھوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہوں۔
- (۵) ریل، موٹر، سیکل اور جہاز نیز اور کھلی سواری میں یا سیر و شکار کے وقت ہوا کے مضر کثیوں اور گرد و غبار سے محفوظ رکھنا چاہتے ہوں۔
- (۶) آنکھوں پر عمل حرارتی کے بعد نوشتہ خواند سے معذور ہوں۔
- (۷) بخاری، سنگ تراشی، آہنگری، وغیرہ کے وقت اور اوقات کے حوادث سے محفوظ رہنا چاہتے ہوں۔ وغیرہ وغیرہ

یاد رہے کہ

نظا پر معمولی اور بازاری عینکوں سے بھی اغراض مذکور کسی حد تک پورہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن نتیجہ میں ایسی عینکیں فائدے سے زیادہ مضر تر رسانی ہوتے ہیں۔ اس لیے مگر ان بہ حکمت کے قدیم مقولہ کو اور ذیل کے پتہ کو یاد ضرور یاد رکھیے جبکہ آپ اپنی عزیز آنکھوں کیلئے ایک مفید عینک خریدنا چاہتے ہیں

## نوٹ

ڈاکٹر ایچ ایم سلطان کارخانہ عینک سازی رزیدنسی سوڈانا

## عام اطلاع

سنگ گزیدہ اور مار گزیدہ اور دیگر تمام زہریلے حشرات الارض کا علاج بذریعہ عمل  
مفتد ملائین وقت کیا جاتا ہے۔ اسکے پہلے میں محلہ ترب بازار میں رہا کرتا تھا۔ اب  
میں بمقام مندرجہ ذیل سکونت پذیر ہوں۔ اسلئے عام اطلاع کے واسطے مشہر کیا گیا۔

میر صفدر الدین علی وکیل

ساکن گوشہ محل غٹ پٹن۔ بازوئے درگاہ حضرت عبداللہ شاہ صاحب قدس سرہ

## منظر کمپنی

اس کمپنی میں ہر قسم کی زہری دہرینجی مہر میں حسب پسند شائقین خواہ کسی زبان میں  
یونانی چاتی ہیں خصوصاً استعطق اردو اور عربی خط میں نہایت اعلیٰ و خوش نما  
تیار کیجاتی ہیں۔ علاوہ ازین فصلی ہجری اور عیسوی تاریخی مواہیر بھی نہایت عمدہ و پائیدار  
بنائی ہوئی موجود ہیں۔ فصلی تاریخی مہر شل انگریزی عیسوی تاریخی مواہیر بنائی گئی ہیں  
جو آجکل قریباً سب دفاتر میں متعل ہے۔ یہ اردو نستعلیق۔ تاریخی مہر انگلش میٹر  
وضع کی آجکل کسی کارخانہ سے نہیں نکلی جس کی جدید و پائدار اور خوش نما وضع کر  
اس میں دس سال کی تاریخیں ہیں ہر شخص کے کار آمد ہے۔ قیمت دے لے سکے۔  
نیز ماہو گرام ڈائی کرس سیل بلاکس اور انگریز رنگ درک طلائی و نقری انگوٹھیں  
نہایت صفائی سے کیا جاتا ہے۔ پاکٹ پن انڈ پینل اسٹامپ یعنی جیبی مہر پر قلم نیل  
یہ قلم ہر شخص کے کار آمد ہوتا ہے۔ قلم کے سرے پر مہر ہوتی ہے اور نیچے کو پینل قلم  
نولڈنگ ہوتا ہے۔ یہ ولایتی ہے۔ غرض یہ قلم طالب العلوم اور وکلاء اور ملازمین  
کے کار آمد ہے۔ قیمت ۵۰۔ ٹائپ بکس انگریزی علیحدہ علیحدہ حروف کے اور مختلف  
سائز کے موجود ہیں۔ قیمت (۵۰ تا ۸۰) نیز مواہیر کی عمدہ روشنائی جانلی گیسٹا  
سرخ یہ قیمت ارزاں فروخت کیجاتی ہے۔

منظر کمپنی رزیدنسی مارکٹ حیدر آباد کون

ملک کا ایک بہترین صنعتی حرقی تجارتی زون کمپنی  
ماہوار رسالہ ہے قیمت سالانہ (۵۰) چکنے کاغذ فیس ۱۰  
عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہوا کرتا ہے اہل علم اس سے مستفید ہوں  
دکابی کون حیدر آباد

## سُرمہ نور لبصر

عطیہ استعمال شدہ عالیجناب مولوی حاجی حافظ قاری سید جماعت علیشاہ  
یہ سُرمہ ہمارے خاندان میں بیس برس سے متواتر استعمال کیا جا رہا ہے  
ہندوستان کے نامور فقرا - امرا - وکلا - طلباء - عہدہ داران - حلیل اشان اور  
ہزار ہا اشخاص نے بار بار کیا اور بچید مفید پایا چنانچہ بفضلہ تعالیٰ امراض ذیل  
ہے۔ نیز اس سے زیادہ صداقت اور کیا ہو سکتی ہے کہ سلطان الواعظین  
پیر سید جماعت علیشاہ صاحب قبلہ بمقام پتھر گٹی مجمع عام میں اس سُرمہ کی تعریف  
اس کا نام نور لبصر تجویز فرمایا۔ پیر جی کے اکثر میروں نے بھی اس سُرمہ کو  
میں بہت مفید پایا اور مولانا کے مدوح نے اس سُرمہ کے تشریح کی اجازت عا  
یہ سُرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں مثلاً جالہ پھولہ ڈھلکھ سُرخ خارش نزول  
مذرئی بصارت کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس سُرمہ کو شخص بکالت  
استعمال کر سکتا ہے۔ طریقہ استعمال یہ ہے کہ سوتے وقت تین تین سال  
سوتا چاہیے۔ قیمت فی شیشی بخمال رفاد عام صرف (۵) روپے مقرر ہے۔ نو  
اس سہرمہ کی مادہ مت سے عینک کی عادت قطعاً چھوٹ جاتی ہے۔ تجربہ کیا  
صرف ایکس یوم کا استعمال کافی ہوگا۔ اسکے بعد پھر آپ از خود اس مفید ترین سُرمہ  
**کانپور کے اصلی شوز اور لانگ بوٹ افسری بخیر مقدم**  
صرف ہماری دکان میں فروخت کیے جاتے ہیں اور قیمت

لیجاتی ہے۔ اگر خونا ناپ میں برابر نہ ہو تو خاطر خواہ تبدیلی کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ خراب  
**انعام**۔ اگر کوئی شخص ہمارے ہاں کے کانپوری جوتوں میں مقفے کا  
ثابت کر دکھائے تو مبلغ پچیس روپے نقد انعام دیا  
بشرطیکہ اہل فرمایش اس اشتہار کے حوالہ سے کانپوری جوت  
طلب کریں۔ ورنہ ہم مجبور و معذور رہینگے اور کسی قسم کی ذمہ داری ہم پر عائد

**امتیاز**  
حافظ محمد بخش بخیر فضل اند کو بے وقوف پتھر گٹی جید رہا دہ





